

## سوال

(408) مرد عورت کے خرچ کا ذمہ دار ہے مگر اسے تنگی میں نہ ڈالا جائے

## جواب

م السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے اور میری بیوی کے درمیان مالی معاملات کے بارے میں بہت زیادہ اختلافات رہتے ہیں وہ مجھ سے ہر وقت منگتی اشیاء کا مطالبہ کرتی رہتی ہے اور میری مالی حالت اس کی اجازت نہیں دیتی، میں نے شادی سے پہلے اسے اور اس کے سیکھے والوں کو اپنی مالی حالت کے بارے میں بھی بتایا تھا۔ اب میر

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد:

ہم حق یہ ہے کہ خاندان پر خرچ کرے اور اس کا نان و نفقہ برداشت کرنا بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے قرب اور اطاعت کا بہت بڑا ذریعہ ہے نفقہ ان اشیاء پر مشتمل ہے کھانا پینا، لباس، رہائش اور بیوی اپنے بدن اپنی بہتر رونق قائم رکھنے کے لیے جس چیز کی محتاج ہو۔ آپ نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ آپ کی بیوی:

"مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں۔" (النساء: 34)

خرچ کے وجوب پر قرآن و سنت اور اہل علم کا اجماع دلالت کرتا ہے۔

قرآن میں ہے کہ:

ہا... ۲۲۳... سورة البقرة

جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو دستور کے مطابق ہو ہر شخص اتنی ہی تکلیف دیا جاتا ہے جتنی اس میں طاقت ہو۔"

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا ہے:

لئن أولت عمل فانظروا ظمئنا حتى نقتلن... ۱... سورة الطلاق

معمل والیاں ہوں تو ان پر خرچ کرو حتیٰ کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔"

لہذا تعالیٰ عذ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا:

"عورتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدی ہیں انہیں تم نے اللہ تعالیٰ کی امان کے ساتھ حاصل کیا ہے اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ تعالیٰ کے کھلے کے ساتھ حلال کیا ہے اور ان کا تم پر نان و نفقہ اور لباس (واجب) ہے اچھے طریقے کے ساتھ۔" (مسلم 1218) کتاب الحج باب حج

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"عورتوں کے ساتھ رہنا بڑا کر اور میری نصیحت قبول کرو وہ تمہارے پاقیدی ہیں تم ان سے کسی چیز کے مالک نہیں لیکن اگر وہ کوئی فحش کام اور نافرمانی وغیرہ کریں تو تم انہیں بستروں سے الگ کر دو اور انہیں مارکی سزا دو لیکن شدید اور سخت نہ مارو اگر تو وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو تم ان پر کوئی راہ تلاش:

تے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پر کسی ایک بیوی کا حق کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تم خود لکھا تو اسے بھی کھلاؤ اور جب خود لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ اور اس کے پھرے کو بدمسورت نہ کو اور پھرے پر نہ مارو۔" (حسن صحیح - صحیح ابوداؤد (1875) کتاب النکاح باب حق المرأة علی الزوج ابن حبان (5)

رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتا ہے:

رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتا ہے:

یہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں عورت کے نان و نفقہ اور لباس کا وجوب پایا جاتا ہے اور وہ خاندان کی حسب استطاعت ہوگا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچہ وہ لباس کو بیوی کا حق قرار دیا ہے۔ تو پھر خاندان حاضر ہونا غائب ہر حال میں عورت کو یہ دینا ہوگا اور اگر اس کے پاس فی الوقت یہ موجود نہ ہو تو خا

ب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

ایک غلام نے انہیں کہا کہ میں بیت المقدس میں ایک مہینہ قیام کرنا چاہتا ہوں تو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے کہنے لگے کیا تو نے اس مہینے کا اپنے گھر والوں کو خرچہ دے دیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ تو وہ کہنے لگے اپنے گھر والوں کو اور انہیں ایک ماہ کا راشن دے کر آؤ کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ عا

"آدمی کو بیوی گناہ کا بیوی ہے کہ وہ جس کی کفالت کرتا ہے اسے جناح کر دے۔" (صحیح ابوداؤد، ابوداؤد (1692) کتاب الزکاة باب فی صلۃ الرحم ارواء الغلیل (894) صحیح الجامع الصغیر (4481)

صحیح مسلم کی روایت میں یہ لفظ ہیں :-

"آدمی کے لیے یہی گناہ کا بیوی ہے کہ جس کی خوراک کا ذمہ دار ہے اس سے (ہاتھ) روک لے۔" (مسلم (996) کتاب الزکاة باب فضل الصدقۃ علی العیال والاسلوک نسائی (295) احمد (2/160) حاکم (1/451) صحیح ابوداؤد (599)

نا عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ذمہ دار سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کرے گا کہ آیا اس نے ان کی حفاظت کی یا انہیں جناح کر دیا حتیٰ کہ مرد سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال ہوگا۔" (حسن صحیح الجامع الصغیر (1774)

لی عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی ایک جنگل میں جا کر لکڑیاں کاٹنے اور اسے اپنی پیٹھ پر اٹھا کر بیچے اور اس کے ساتھ غنا حاصل کرے اور اس میں سے صدقہ و خیرات کرے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے سامنے دست سوال دراز کرے اور پھر وہ اسے دے یا نہ دے اور اوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والا) سے ثابت ہوتا ہے کہ آدمی پر اس کے گھروالوں کا خرچہ اور ان کی ضروریات پوری کرنا واجب ہے اور بہت ساری احادیث میں اس کی بطور خاص فضیلت بھی بیان کی گئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بیوی کو بھی یہ علم ہونا چاہیے کہ خاوند پر صرف اسی حساب سے خرچہ واجب ہے جس قدر اس میں طاقت

ﷻ... سورة الطلاق

الے کو اپنی کٹاؤگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہو اسے چاہیے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دے رکھا ہے اس میں سے (حسب توفیق) دے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔

اس لیے بیوی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مطالبات میں کثرت کر کے اپنے خاوند کے معاملات میں مشکلات اور دشواری پیدا کرے۔ کیونکہ ایسا کرنا حسن معاشرت نہیں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب آپ بیوی کے جائز مطالبات کو تسلیم کرتے ہوئے اس کے معقول مطالبات مان لیں اور بیوی کو بغیر احسان بر سے زہم لے لیں بغیر کسی لڑائی اور غصہ کے گفتگو کریں اور اسے سمجھائیں کہ جو کچھ وہ مانگ رہی ہے وہ باقی خرچہ پر اثر انداز ہوگا مثلاً گھر کے کرایہ وغیرہ پر اگر وہ نہیں مانگے گی تو یہ سب خرچے آسان ہو جائیں گے۔ اس طرح کی بات کر کے ممکن ہے آپ اسے کچھ مطالبات میں کمی کرنے پر راضی کر سکیں۔ آپ وجود بھی زندگی میں نکلی ہو اور آپ دونوں کے درمیان حالت اس حد تک پہنچ جائے کہ آپ دونوں کسی صورت میں کھڑے نہ رہ سکتے ہوں تو پھر ایسی حالت میں طلاق مشروع ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایسی حالت میں طلاق ہی دونوں فریقوں کے لیے بہتر ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی وسعت سے ہر ایک کو غنی کر دے گا اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے۔" (النساء: 130) (شیخ محمد المنجد)  
حدّ ما عندہی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ نکاح و طلاق

ص 493

محدث فتویٰ